بسم اللہ الرحمن الرحیم

مستحق زکوٰۃ کو رقم دینا ضروری ہے یا سامان دینے سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ مستحق زکوٰۃ کو واشنگ مشین یا گھریلو ضرورت کے سامان کی صورت میں زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟ یا زکوٰۃ میں رقم دینا ہی ضروری ہے؟ اس حوالے سے رہنمائی فرما دیں۔

جواب

زکوٰۃ کی ادائیگی میں مستحق زکوٰۃ، شرعی فقیر کو پیسے دینا ہی ضروری نہیں، بلکہ پیسوں کی بجائے، شرعی فقیر کو اس کی ضرورت کا کوئی سامان، مثلاً واشنگ مشین وغیرہ دے کر مالک بنا دیا جائے، تو پھر بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، لیکن سامان کی صورت میں زکوٰۃ دینے سے جتنی اس کی بازاری قیمت ہے، اتنی رقم ہی زکوٰۃ کی ادائیگی میں شمار ہوگی، اس کے علاوہ اس سامان کو لانے، لے جانے کے اخراجات زکوٰۃ میں شمار نہ ہوں گے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی میں ضرورت کا سامان بھی دیا جا سکتا ہے، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: ”عن طاؤس انّ معاذا قال لأهل اليمن: ائتوني بعرض ثياب خميص أو لبيس في الصدقة مكان الشعير والذرة أهون عليكم وخير لأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة“ ترجمہ: حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل یمن سے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس زکوٰۃ کی مد میں جو اور جوار کی بجائے، (ضرورت کی چیزیں) جیسے کپڑے، کالی یا دھاری دار چادریں، یا لباس لے کر آؤ، یہ تمہارے لیے بھی آسان ہے اور مدینہ میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بھی زیادہ بہتر ہے۔ (الصحیح البخاری، جلد 2، صفحہ 116، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

درج بالا حدیث مبارک میں صدقہ سے مراد زکوٰۃ ہے، جیسا کہ علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”(في الصدقة) ای الزكوٰة“ ترجمہ: صدقہ سے مراد زکوٰۃ ہے۔ (فتح باب العنایہ، جلد 1، صفحہ 504، مطبوعہ دار الارقم، بیروت)

زکوٰۃ کی ادائیگی میں سامان دینے سے بھی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، چنانچہ اسی میں ہے: ”وفي «الخانية»: لو أطعم يتيما أو كساه من زكاته بالتسليم إليه جاز إن كان مراهقا أو يعقل القبض“ ترجمہ: اور خانیہ میں ہے کہ اگر کسی نے زکوٰۃ کی ادائیگی میں کھانا یا کپڑے یتیم کے سپرد کر دیے، تو اگر وہ یتیم مراہق ہو یا قبضے کی سمجھ رکھتا ہو، تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ (فتح باب العنایہ، جلد 1، صفحہ 536، مطبوعہ دار الارقم، بیروت)

زکوۃ کی ادائیگی میں پیسے ہی دینا ضروری نہیں، سامان بھی دیا جاسکتا ہے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: ”عوض زرزکوۃ کے محتاجوں کو کپڑے بنادینا، انہیں کھانا دے دینا جائز ہے اور اس سے زکوۃ ادا ہو جائیگی، **خاص روپیہ ہی دینا واجب نہیں** مگر ادائے زکوۃ کے معنیٰ یہ ہیں کہ اس قدر مال کا محتاجوں کو مالک کر دیا جائے۔“(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ70، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

جو سامان زکوۃ کی ادائیگی میں دیا، اس کی قیمت کے برابر زکوۃ ادا ہوگی، لانے لے جانے کے اخراجات زکوۃ کی ادائیگی میں شمار نہیں ہوں گے، چنانچہ اسی میں ہے: ”جس قدر چیز محتاج کی مِلک میں گئی بازار کے بھاؤ سے جو قیمت اس کی ہے وہی مجرا ہوگی بالائی خرچ محسوب نہ ہوں گے، مثلاً آج کل مکّا کا نرخ نَو سیر ہے نَو من مکّا مول لے کر محتاجوں کو بانٹی تو صرف چالیس روپیہ زکوۃ میں ہوں گے، اُس پر جو پلّہ داری یا باربرداری دی ہے حساب میں نہ لگائی جائے گی“۔(فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ70، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-9982

تاریخ اجراء: 20ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/08مئی 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net